مولانا محمد قیصر حسین ندوی

امام زہد حضرت بشر حافیؒ شائقین علم کیلئے ایک مثالی نمونہ

بشر حافیؒ کو عام طور سے ایک صوفی اور درویش کے طور پر جانا جاتا ہے' حالانکہ وہ طلب علم کے ایسے شیدائی تھے کہ شادی تک کا خیال نہ آیا جس کی حدیث میں بڑی تاکید ہے' آپ ﷺ نے فرمایا شادی ہماری سنت وطریقہ ہے اور ایک موقع پر فرمایا جس نے ہمارے طریقہ کو چھوڑا وہ ہم میں سے نہیں۔

علامہ زماں ہونے کے باوجود ان کا شادی نہ کرنا حصول علم میں غیر معمولی انہاک وشوق کی وجہ سے تھا بالکل ایسے ہی جیسے فروخ ابوعبدالرحمٰن جو عہد بنوامیہ میں اپنے گھر اپنی حاملہ اہلیہ کو تنہا چھوڑ کر نکلے تو ستائیس سال کے بعد واپسی ہوئی جب کہ فوج وفود آتے جاتے رہے مگران پر جہاد کا ایسا غلبہ تھا کہ واپسی کا خیال تک نہ آیا اور لوٹے تو بیٹے ربیعہ الرای کے علم وفضل سے آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوئیں کہ بیان سے باہر ہے' اب طالب علم اور شائق فضل وفن بشر حافیؒ کے کمال علم کی تفصیل پڑھیں اور سبق لیں ___ علماء عزاب میں امام' زاہد' عابد' متقی' محدث' فقیہ' ثقہ اور اپنے عصر کے بے مثال جلیل القدر عالم ابونصر بشر بن حارث بن عبدالرحمٰن مروزی ثم بغدادی ہیں' جو بشر حافی کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔

آپ مرو میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں مقیم رہے اور اسی کو اپنا وطن بنالیا' آپ نے بغداد کے علماء وشیوخ کی ایک بڑی تعداد سے حدیثیں سنیں جن میں قابل ذکر حماد بن زیدؒ عبد بن مبارکؒ عبدالرحمٰن بن مہدیؒ مالک بن انسؒ اور فضیل بن عیاضؒ وغیرہ ہیں۔ ___ انہوں نے حدیثیں سنیں اور سنائیں' راویوں کی جرح وتعدیل کی' ان میں سے بعض کو ثقہ کہا اور بعض کو ضعیف قرار دیا پھر گوشہ نشیں ہو کر عبادت میں مشغول ہو گئے اور اس کے بعد حدیثیں نہیں بیان کیں' آپ زہد وتقویٰ' عبادت وریاضت اور پرہیزگاری میں ایک روشن مینار ہو گئے' بہت سے علماء نے آپ کی عبادت وریاضت' زہد وتقویٰ' پرہیزگاری اور زندگی کی سادگی کی تعریف کی ہے' ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس چیز سے روٹی کھاتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ عافیت کو یاد کرتا ہوں اور اسے سالن بنالیتا ہوں۔

آپ کا سن ۲۲۷ھ میں ستتر (۷۷) سال کی عمر میں انتقال ہوا' احمد بن ہامان کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے پرہیزگاری کے مسئلہ سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا استغفراللہ میرے لئے جائز نہیں کہ میں پرہیزگاری کے بارے میں کلام کروں اور حال یہ ہے کہ میں بغداد کا غلہ کھاتا ہوں۔ اس سوال کے جواب کے لائق تو بشر بن حارث ہی ہیں جو نہ بغداد کا غلہ کھاتے اور نہ عراق کے گاؤں کا کھانا کھاتے ہیں۔ ___ حسن بن محمد اعین کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن

حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر بشر نہ ہوتے' اور ہمارے حق میں ان کے استغفار سے مجھے جو امید ہے' وہ نہ ہوتی تو بیکار ہوجاتے شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ امام احمد حنبل صرف بشر حافی کی صحبت میں بیٹھنے اور ان کی زیارت پر اکتفار کرتے تھے۔___ حسن بن لیث رازی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ بشر حافی آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ شیخ کو مشقت میں نہ ڈالو ہم لوگ ان کی خدمت میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

امام احمد بن حنبل کو جس دن ان کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: آپ دنیا سے رخصت ہوگئے پوری امت میں عامر بن عبدقیس کے علاوہ آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی' کاش' کہ وہ شادی کر لیتے تو ان کا معاملہ مکمل ہوجاتا' انہوں نے اپنے بعد اپنی نظیر نہیں چھوڑی' انہیں پر زہیر بن ابی سلمی کا شعر صادق آتا ہے۔

سعی بعدھم قوم لیدر کرھم فلم یفعلوا ولم ہلاموا ولم یالوا

یعنی ان کے بعد کچھ لوگوں نے ان کے مقام و مرتبہ تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کا مقام حاصل نہیں کر سکے نہ ان کی لعن طعن کی گئی اور نہ انہوں نے کوتاہی کی۔___ شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ ان کے شاگرد امام ابراہیم حربی جو امام احمد بن حنبل کے مقام و مرتبہ کے تھے' ان کی ایسی تعریف کی ہے جیسی تعریف میں نے کسی عاقل کی نہیں سنی' امام ابراہیم حربی نے کہا کہ بشر سے زیادہ کامل العقل اور زبان کی حفاظت کرنے والا بغداد میں پیدا نہیں ہوا' آپ نے کبھی بھی کسی مسلم کی غیبت نہیں کی' گویا کہ ہر ہر بال میں عقل تھی اگر ان کی عقل کو پورے بغداد والوں میں تقسیم کردی جائے تو سب کے سب عقلمند ہوجائیں' اور ان کی عقل میں ذرا بھی کمی نہیں آئے گی۔ خطیب بغدادی نے کہا کہ بشر اپنے اہل زمانہ سے زہد و تقویٰ میں فائق اور عقل کی کثرت' فضل و کمال کی تمام قسموں میں' استقامت دین میں' نفس کی پاکدامنی و پاکیزگی اور فضول کلام و بکواس سے اجتناب میں ممتاز تھے' وہ بہت زیادہ حدیثوں کے حافظ تھے' لیکن اپنے آپ کو روایت کے لئے تیار نہیں کیا ان سے جو کچھ سنا گیا علی سبیل التذکرہ ہی سنا گیا' حافظ دار قطنی نے کہا کہ بشر بن حارث عابد' زاہد اور علم کے پہاڑ تھے صرف صحیح حدیث ہی روایت کرتے تھے' خطیب بغدادی اور حافظ ابن کثیر نے کہا کہ جس وقت بشرؒ کا انتقال ہوا تو ان کے جنازہ میں پورا کا پورا بغداد شریک ہوا' جنازہ فجر کی نماز کے بعد نکالا گیا اور عشاء کے بعد قبر میں اتارا گیا حالانکہ گرمی کا دن تھا جو نہایت بڑا ہوتا ہے۔

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی فرماتے ہیں کہ میں نے ابونصر علی بن مدینی کو بشر کے جنازہ میں دیکھا کہ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں بخدا! یہ آخرت کے مقام و شرف سے پہلے دنیا کا شرف ہے' ان کے جنازہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی صبح کے وقت جنازہ نکالا گیا لیکن بھیڑ کی وجہ سے رات میں قبر میں اتارا گیا۔

(ان کے حالات تاریخ بغداد للخطیب' ج ۷' ص۔ ۶۷ و وفیات الاعیان' ج ۱' ص۔ ۹۰' البدایہ والنہایہ لابن کثیر' ج ۱' ص۔ ۲۹۷' تہذیب التہذیب لابن حجر' ج ۱' ص ۴۴۴ اور خلاصہ الخزرجی' ج ۴۸ سے ماخوذ ہیں)